روزے میں میاں بیوی کے آپس میں مِلنے اور چھونے سے روزے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-688

تاریخ اجراء: 10رمضان المبارک1446ھ/11مارچ2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزے کی حالت میں اگر میاں بیوی ہمبستری کے علاوہ آپس میں ملیں اور اسی دوران مرد وعورت کا مادہ خارج ہو جائے تو اس صورت میں روزے کا کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

(۱)اگر میاں بیوی آپس میں اس طرح ملیں کہ بیچ میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، یا ایسا کپڑا حائل ہو کہ جو بدن کی گرمی محسوس ہونے میں رکاوٹ نہ بنے، اس کپڑے کے ساتھ بھی بدن کی گرمی محسوس ہوتی ہو، تو اس صورت میں میاں بیوی میں سے جس کو بھی انزال ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، اگر دونوں کو انزال ہو جائے تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۲)اگر بیچ میں کوئی ایسا موٹا کپڑا حائل ہو کہ جو میاں بیوی کو ایک دوسرے کے بدن کی گرمی محسوس ہونے میں رکاوٹ بنتا ہو، اس کے ساتھ ملنے میں ایک دوسرے کے بدن کی گرمی محسوس نہ ہوتی ہو، تو اگرچہ اس صورت میں انزال بھی ہو جائے، بہر حال میاں بیوی میں سے کسی کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۳)ہاں البتہ اگر اس دوسری صورت میں بیچ میں حائل موٹے کپڑے کی رگڑ سے شہوت کے ساتھ انزال ہو جائے، تو پھر روزہ ٹوٹ جائے گا کہ پہلی صورت کی طرح اس صورت میں بھی معناً جماع پایا جائے گا۔ واضح رہے کہ یہاں جن دو صورتوں میں روزہ ٹوٹنے کا حکم ہے، تو ان میں صرف روزے کی قضا لازم ہو گی، کفارہ نہیں ہو گا۔

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر میں ہے: "(قبل أو لمس) أي مس البشرة بلا حائل؛ لأنه لو مسها من وراء الثوب فأنزل فسد إذا وجد حرارة أعضائهم و إلا فلا كما في المحيط (إن أنزل) قيد للجميع (أفطر) ولزمه القضاء؛ لأن في الإنزال يوجد فيها معنى الجماع و لا كفارة لنقصان الجناية" ترجمہ: (مرد نے عورت کا) بوسہ لیا یا چھوا یعنی بغیر کسی حائل (رکاوٹ) کے براہ راست جلد کو چھوا؛ کیونکہ اگر کسی نے کپڑے کے اوپر سے چھوا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، جبکہ اعضا کی حرارت محسوس ہو، ورنہ نہیں، جیسا کہ محیط میں ہے۔ (اگر انزال ہو جائے) یہ تمام صورتوں کے لیے قید ہے۔ (تو روزہ ٹوٹ جائے گا) اور اس پر قضا لازم ہو گی، کیونکہ انزال میں جماع کا ایک معنی پایا جاتا ہے اور جنایت کے ناقص ہونے کی وجہ سے کفارہ نہیں ہو گا۔ (ملتقی الابحر مع مجمع الانہر، جلد 1، صفحہ 246، دار إحياء التراث العربي)

الجوہرۃ النیرہ میں ہے: "(فإن أنزل بقبلة أو لمس فعليه القضاء دون الكفارة) لوجود معنى الجماع وهو الإنزال عن شهوة بالمباشرة و أما الكفارة فتفتقر إلى كمال الجناية لأنها عقوبة فلا يعاقب بها إلا بعد بلوغ الجناية نهايتها ولم تبلغ نهايتها لأن نهايتها الجماع في الفرج و إن لمس من وراء حائل إن وجد حرارة البدن و أنزل أفطر و إن لم يجد حرارة البدن لا يفطر و إن أنزل" ترجمہ: اگر بوسہ لینے یا چھونے سے انزال ہو جائے تو اس پر قضا لازم ہو گی، کفارہ نہیں، کیونکہ اس میں جماع کا ایک معنی پایا جاتا ہے، یعنی شہوت کے ساتھ مباشرت کے نتیجے میں انزال ہونا۔ بہر حال کفارہ تو وہ مکمل جنایت (جماع) کی طرف محتاج ہوتا ہے، کیونکہ کفارہ ایک سزا ہے اور سزا اسی وقت دی جاتی ہے جب گناہ اپنی انتہا کو پہنچ جائے، اور (اس صورت میں) گناہ اپنی انتہا کو نہیں پہنچا کیونکہ اس کی انتہا شرمگاہ میں جماع ہے۔ اور اگر کوئی کپڑے کے اوپر سے چھوئے تو اگر بدن کی حرارت محسوس ہو اور انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر بدن کی حرارت محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ انزال ہو جائے۔ (الجوهرة النيرة، جلد 1، صفحہ 139، المطبعة الخيرية)

تنویر الابصار مع در مختار و رد المحتار میں ہے: والعبارة بين الهلالين من رد المحتار: "أو لمس ولو بحائل لا يمنع الحرارة (وقيد الحائل بكونه لا يمنع الحرارة لما في البحر لو مسها وراء الثياب فأمنى فإن وجد حرارة جلدها فسد وإلا فلا)" ترجمہ: یا چھوا، اگرچہ کسی ایسے حائل (رکاوٹ) کے ساتھ جو حرارت کو نہ روکے۔ اور حائل کی یہ قید کہ وہ حرارت کو نہ روکے اس لیے لگائی گئی ہے کہ بحر میں ہے کہ اگر کسی نے کپڑے کے اوپر سے

چھوا اور انزال ہو گیا، تو اگر اسے جلد کی حرارت محسوس ہوئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔(تنویر الابصار مع در مختار و رد المحتار، جلد3، صفحہ435، دار المعرفۃ، بیروت)

کپڑے کی رگڑ سے شہوت کے ساتھ انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس صورت میں معناً جماع پایا گیا، جیسا کہ ہاتھ سے منی خارج کرنے یا عورت کی ران یا پیٹ پر مباشرت سے انزال ہونے میں ہوتا ہے، چنانچہ رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: ”فالأصل أن الجماع المفسد للصوم هو الجماع صورة وهو ظاهر، أو معنى فقط وهو الإنزال عن مباشرة بفرجه لا في فرج أو في فرج غير مشتهى عادة أو عن مباشرة بغير فرجه في محل مشتهى عادة ففي الإنزال بالكف أو بتفخيذ أو تبطين وجدت المباشرة بفرجه لا في فرج“ ترجمہ: اصل یہ ہے کہ روزے کو فاسد کرنے والا وہ جماع ہے جو صورتاً ہو اور یہ ظاہر ہے، یا جو صرف معنوی طور پر جماع ہو، اور وہ شرمگاہ کے ذریعے مباشرت سے انزال ہونا ہے، نہ کہ شرمگاہ میں (مباشرت کرنا کہ یہ صورۃً جماع ہے)، یا ایسی شرمگاہ میں مباشرت ہو جو عام طور پر شہوت کے قابل نہ ہو (جیسے مردہ یا جانور کے ساتھ)، یا پھر غیر فرج کے ذریعے ایسی جگہ مباشرت کی جائے جو عام طور پر شہوت کے قابل ہو (جیسے کسی انسان کو چھونے یا بوسہ لینے سے انزال ہو جائے)۔ لہٰذا ہاتھ یا رانوں یا پیٹ سے (مباشرت کے ساتھ) انزال کی صورت میں شرمگاہ کے ذریعے مباشرت پائی جائے گی، نہ کہ شرمگاہ میں (تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم ہو گی۔)(رد المحتار علی الدر المختار، جلد3، صفحہ427، دار المعرفۃ، بیروت)

روزہ توڑنے والی چیزوں کے بیان میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: ”ران یا پیٹ پر جماع کیا یا بوسہ لیا یا عورت کے ہونٹ چُوسے یا عورت کا بدن چُھوا اگرچہ کوئی کپڑا حائل ہو، مگر پھر بھی بدن کی گرمی محسوس ہوتی ہو۔ اور ان سب صورتوں میں انزال بھی ہو گیا“۔(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ989، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net